افریقہ

افریقہ ان لینڈ مشن (اے آئی ایم) کے مبلّغ "عظیم مواقع" کے لیے "علاقۂ جنگ" میں موجود ہیں۔

جوبا (سوڈان) میں افریقہ ان لینڈ مشن (Africa Inland Mission) کے ساتھ کام کرنے والے متعدد مبلّغ خلیج میں جنگ چھڑجانے کے باوجود اپنے ٹھکانوں پر موجود ہیں۔ برطانوی اور امریکی سفارت خانوں نے اپنے شہریوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ سوڈان کی طرف سے عراق کی حمایت کے باعث سوڈان چھوڑ جائیں۔ "انہیں خدشہ تھا کہ جنگ کا پانسہ عراق کے خلاف پلٹنے کی صورت میں برطانوی اور امریکی شہری انتقام کا نشانہ بن سکتے تھے۔ بہت سے غیر ملکیوں کے سوڈان چھوڑ جانے کے باوجود مشنریوں نے وہیں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔"

اے آئی ایم کے مطابق جنوب کے ایک شہر میں شمال کے مقابلے میں خطرہ زیادہ نہیں ہے۔ یہ شہر مسلمانوں کے کنٹرول میں ہے اور باغی فوجوں نے اسے گھیرے میں لے رکھا ہے، جو حملہ آور ہونے کے انتظار میں ہیں۔

مسیحی مبلّغوں نے اطلاع دی ہے کہ خانہ جنگی اور قحط سے فرار ہونے والے بہت سے سوڈانی پناہ گزین گروہوں کا تعلق ایسے علاقوں سے ہے جن تک مقدّس تعلیمات ابھی نہیں پہنچ پائیں۔ اے آئی ایم کے ساتھ مقامی پادریوں کے علاوہ اپنے کارکنوں کی ایک چھ رکنی ٹیم ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ ان علاقوں میں کام کرنے کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔

"مختلف گروہوں سے وابستہ اکثر پناہ گزینوں میں اپنے کیمپ خود قائم کرنے کا رجحان ہے۔ بیماریوں سے بچاؤ میں مدد دینے کے لیے ہیلتھ کلینک قائم کیے گئے ہیں۔ اور مقامی لوگوں تک یہ تعلیم پہنچانے کے لیے رضا کار طبّی کارکنوں کو تربیت دی جا رہی ہے۔" اس ایسے میں جبکہ بچے کم خوراکی اور بیماری کی وجہ سے مر رہے ہیں، کیمپوں میں مسیحی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اے آئی ایم نے حال ہی میں یہاں اپنا دسواں چرچ قائم کیا ہے۔"

"ایک کیمپ کے نوجوان کمانڈر اور اس کی بیوی کے قبولِ عیسائیت سے کارکنوں کے حوصلے بہت بڑھے ہیں۔ اس کیمپ کے افراد کا تعلق ان لوگوں سے ہے جن تک اس سے پہلے مقدّس تعلیمات نہیں پہنچی تھیں۔ یہ میاں بیوی بائبل سے جو کچھ سیکھتے ہیں، اسے وہاں کے بچوں

کو پڑھاتے ہیں۔ ان کے طالب علموں میں تین سو بچوں پر مشتمل کیمپ کا سکول بھی شامل ہے۔ (رپورٹ: کرسچین ہیرالڈ)

ایشیا

ملائیشیا: "اکیسویں صدی میں مذہب" - منصفانہ معاشرے کی تعمیر کے لیے چرچ رہنما کی پرزور اپیل

یسوعی فرقے کے پادری فادر ٹام مائیکل نے کہا ہے کہ اگلی صدی کے دوران میں شاید انسانیت کو اپنی بقاء کے لیے سخت جدوجہد کا سامنا کرنا ہوگا۔ اس رائے کا اظہار انہوں نے "اکیسویں صدی میں مذہب" کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس میں اپنے کلیدی خطبے میں کیا۔ کانفرنس رین ٹری کلب کوالالمپور میں گذشتہ سال ۱۹ دسمبر کو منعقد ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں انسانیت کو درپیش مسائل - جنگ کی تباہ کاریوں، علومِ طب میں ترقی کے ساتھ ساتھ بیماریوں میں اضافے، دولت کی افزائش کے ساتھ غربت میں زیادتی اور بگڑتی ہوئی ماحولیاتی صورت حال کا ذکر کیا۔

انہوں نے کہا۔ "بیسویں صدی کا آغاز تدریجی رجائیت سے ہوا۔ بہت سے فلسفیوں اور ماہرینِ اقتصادیات نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ انسانی زندگی سے جہالت، بیماری، غربت اور جنگ کا جلد ہی خاتمہ ہوجائے گا۔ تاہم اس صدی نے جو رخ اختیار کیا، اس سے پتہ چلا کہ متذکرہ رجائیت بے بنیاد تھی۔" "یہ صدی سب سے زیادہ جنگجویانہ ثابت ہوئی اور جنگ کہیں زیادہ تباہ کن اور ظالمانہ صورت اختیار کر گئی۔"

انہوں نے کہا کہ "مذہبی افراد ہونے کے ناتے سے ہماری زندگی سے مذہبی اقدار جھلکنی چاہیئں۔ ہمیں ایک منصفانہ، پر امن اور برادرانہ معاشرے کی تعمیر کے لیے اپنے مذہبی اصولوں سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔"

پچاس سالہ فادر ٹام مسلمان ملکوں کے ساتھ بین المذاہبی مکالے کی ویٹیکن کونسل کے رکن ہیں۔ کانفرنس کا اہتمام یسوعیوں نے اپنی چار سو پچاسویں اور اپنے بانی سونٹ اگینیٹس آف لویولا کی پانچ سویں برسی منانے کے لیے کیا تھا۔